افطارِ روزہ کی دعا کی تحقیق

مصنف

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،
حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

محبانِ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ

فون 03002624660 , 0300-6825931

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نامِ کتاب : افطارِ روزہ کی دعا کی تحقیق

نظرِ ثانی : حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

سنِ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ بمطابق مئی 2016ء

اشاعت نمبر: 05

تعداد: ایک ہزار

قیمت:

ناشر: محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

رابطہ: 0300-6825931

0300-2624660

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجیے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم یادگار

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

جہاں گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات تقسیم ہو رہی ہے۔ جامعہ میں اسلامیہ، عربیہ قدیم وجدید علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ طلباء کو نماز با جماعت کے ساتھ ذکر واذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔

طالبات کے لئے شعبۂ ناظرہ، حفظ، تجوید، درسِ نظامی کی علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔ ادارہ کے ملحق اہلسنّت کی عظیم ''جامع سیرانی مسجد'' ہے جس کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگمگ کر کے اہلِ ایمان کو یادِ مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ آپ کے ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات، خیرات وعطیات، زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیرِ تعلیم مستحق طلباء کے لئے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام

''جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور''

اکاونٹ نمبر یہ ہے

1136-01-02-1328-2

ناظم اعلیٰ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کا اندازِ تبلیغ

حضرت علامہ ابو احمد غلام حسن اویسی قادری صاحب (پاکپتن شریف)

ایک مرتبہ آپ کو ہمارے علاقہ چک نمبر 11 کے بی پاکپتن شریف پروگرام کے سلسلہ میں آنا تھا جبکہ بصیر پور شریف میں حضرت فقیہ اعظم بصیر پوری علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس کی ایک نشست میں آپ کا بیان تھا۔ بہاولپور سے فقیر آپ کے ہمراہ تھا۔ بعد نماز ظہر تقریباً تین سوا تین بجے جامعہ اویسیہ رضویہ سے روانگی ہوئی۔ حضرت گاڑی میں تشریف فرما ہوئے، جامعہ کے مین گیٹ پر گاڑی پہنچی تو ایک ننھا منھا سا طالب علم گیٹ کھولنے کے لیے آگے بڑھا آپ کی نظر جوں ہی اس ننھے سے طالب علم پر پڑی تو آپ نے ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا فرمایا گیٹ سے قبل گاڑی رک گئی آپ گاڑی سے نیچے اترے اس چھوٹے طالب علم کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے اس سے پیار فرمایا اور شاباش دی بچے کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ معاً آپ نے بچے کو ساتھ لیا اور گاڑی کے شیشے کے سامنے کھڑا کر دیا اسے شیشے میں اپنی تصویر نظر آنے لگی آپ نے فرمایا بیٹا شیشے میں اپنی صورت دیکھ رہے ہو سر سے ننگے کتنی عجیب شکل معلوم ہوتی ہے۔ جبکہ قریب کھڑے دوسرے طلباء کو فرمایا اگر اس کے سر پر عمامہ شریف سجا ہوتا تو کتنا خوبصورت نظر آتا سر سے ننگا انسان اتنا اچھا نظر نہیں جتنا سر پر عمامہ باندھنے سے بھلا لگتا ہے۔ آپ کی اس عملی ترغیب سے بچے نے عرض کیا آئندہ ننگے سر نہیں رہونگا بلکہ ہمہ وقت سر پر عمامہ شریف سجائے رکھونگا۔

کتنا پیارا اندازِ تبلیغ ہے دیکھیے کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کا کیسا پیارا اندازِ تبلیغ ہے کہ چھوٹی عمر کے بچے کو پہلے پیار فرمایا جو اس کی خوشی کا سبب بنا پھر آپ نے عملی تربیت سے اسے سر پر عمامہ باندھنے کی تبلیغ فرمائی جو ایسی موثر ثابت ہوئی کہ اس بچے نے وعدہ کیا کہ آئندہ سر ننگا نہیں رہونگا۔ اگر اس موقعہ پر سخت گیری کی جاتی جیسا کہ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے تو بچے کے ذہن میں نفرت کے جذبات پیدا ہو جاتے جو دین سے دوری کا سبب بن جاتے۔ حضور مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اندازِ تبلیغ مبلغین کے لیے مشعل راہ ہے۔ اگر ہم ایسے ہی محبت بھرا اندازِ تبلیغ اپنائیں تو بلاشبہ تبلیغی امور میں ایک مثبت انقلاب بپا ہو سکتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! ہمارے دور میں چونکہ جہالت کا غلبہ ہے اسی لئے ہر مسئلہ میں اپنی مرضی کو مسلط کیا جارہا ہے، ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے

''روزہ کھولنے کی اور روزہ افطار کرنے کی دعا''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

پہلے پڑھی جاتی ہے حالانکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ دعا روزہ کھولنے کے بعد پڑھی جانی چاہیے یعنی روزہ افطار کرنے کے بعد روزہ دار کھاپی لے پھر مذکورہ بالا دعا پڑھے، جیسے عام دستور ہے کہ طعام کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ [1]

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

ظاہر ہے کہ روزہ افطار کرنے کے بعد ہی کھایا پیا جاتا ہے تو جیسے عام کھانا کھانے سے قبل دعا نہیں کی ہے تو یونہی افطار سے پہلے بھی دعا مانگنا بھی عجیب ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے افطار سے پہلے دعا مانگنا ثابت نہیں، اسی لئے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ خود بھی اس پر عمل کرے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس مسئلہ سے آگاہ کرے تاکہ اسلامی شعور اہلِ

---

[1] کنز العمال، الجزء السابع، حرف الشین، کتاب الشمائل من قسم الاقوال، الباب الثالث فی شمائل تتعلق بالعادات و المعیشۃ، رقم الحدیث ۱۸۱۷۹، الجزء السابع، الصفحۃ ۱۰۴، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

اسلام میں زیادہ سے زیادہ پھیلے۔

﴿اہلِ علم کے علمی نکتہ﴾

اہلِ علم سے گزارش ہے کہ خود حدیث دعائے افطار پر غور فرمایئے کہ اس میں ماضی کے صیغے ہیں مثلاً

لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کام روزہ رکھنا اور ایمان لانا پہلے ہے یونہی "عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ" تیرے ہی رزق پر افطار کیا، بھی ماضی ہے جو کہ دلیل ہے اس بات کی کہ دعا روزہ افطار یعنی کھانے پینے کے بعد ہو، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ماضی کا معنی مستقبل میں لیا جائے کہ کہے میں روزہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ روزہ تو ماضی میں رکھا جا چکا ہے اب تو اس کے کھولنے کا وقت ہے وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں روزہ رکھنے کی نیت میں کہنا

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

میں نے نیت کی کل کے دن یعنی صبح صادق کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے ماہِ رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فلہٰذا روزہ افطار کرنے کے بعد دعا ہونی چاہیے نہ کہ پہلے۔

حدیث شریف کے دیگر الفاظ﴾ مذکورہ بالا دعا کے علاوہ حدیث شریف کے الفاظ

"ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ"[ع]

پیاس بجھ گئی اور میری رگیں تر ہو گئیں

ع سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء الثانی، الصفحۃ ۳۰۶، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

دلیل ہے کہ دعا روزہ کھولنے سے پہلے ہو ورنہ پہلے تو روزہ کی شدت سے پیاس زوروں پر تھیں اور رگیں بھی خشک تھیں۔

لطیفہ: اگر دعا قبل افطار تسلیم کریں تو اس قسم کی بات ہے کہ دستر خوان سجا سجایا ہے اور لوگ بھی بیٹھ گئے ہیں اور آپ کو بھی بلایا جا رہا ہے مگر آپ ہیں کہ کہے جا رہے ہیں کہ میں نے کھا پی لیا ہے حالانکہ آپ نے ابھی نہ کچھ کھایا ہے اور نہ پیا ہے۔ بھوک پیاس آپ کو ستا رہی ہے لیکن آپ منہ بھر کے جھوٹ بولے جا رہے ہیں اور گناہ کئے جا رہے ہیں کہ میں نے کھا پی لیا ہے۔

لاشعوری ہے، جھوٹ ہے

لاشعوری میں دعا پڑھ کر گناہ اپنے ذمہ کر دیا جبکہ اب نیکی کا وقت ہے مگر جناب لاشعوری میں جھوٹ بول رہے ہیں تو کیوں نہ مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کے بعد گناہ سے بچیں اور دعا کو اپنے محل پر مانگ کر نیکی کمائیں اور وہ یہی ہے کہ افطار کے بعد ہی دعا مانگیں۔

فتویٰ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

فقیر یہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا فتویٰ مع دلائل عرض کرتا ہے تاکہ خلش نہ رہے۔

اِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ دعائے افطار ”اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ“ افطار سے قبل پڑھی جائے یا بعد میں، صحیح اور درست کیا ہے؟ جبکہ اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں؟؟؟ بینوا توجروا

(از بنارس، مولوی محمد عبد المجید، انڈیا)

﴿الجواب﴾

دلیل نمبر 1

حدیث نمبر 1﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَأَفْطَرْتُ [۳]

ترجمہ: حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرما لیتے تو دعا فرماتے

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَعَانَنِیْ فَصُمْتُ"

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے میری مدد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا۔

"وَرَزَقَنِیْ فَأَفْطَرْتُ"

اور روزی عطا فرمائی تو میں نے روزہ کھولا۔

حدیث نمبر 2﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [۴]

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ کھولتے تو فرماتے (یعنی دعا پڑھتے) اے اللہ تیرے ہی لئے ہم نے روزہ رکھا اور تیری عطا کردہ روزی سے ہم نے افطار کیا تو ہمارے روزے اور افطار قبول فرما جو ہم نے تیرے احکام کی بجا آوری کی خاطر کئے بیشک تو ہمیشہ سنتا اور جانتا ہے۔

---

[۳] الجامع لشعب الایمان، الثالث والعشرون من شعب الایمان، وهو باب فی الصیام، فصل ما یفطر الصائم علیه وما یقول عند فطره، رقم الحدیث ۳۶۱۹، الجزء الخامس، الصفحة ۴۰۶، مکتبة الرشد الریاض

[۴] سنن الدار قطنی، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، رقم الحدیث ۲۲۴۸، الجزء الثانی، الصفحة ۲۰۳، دار المعرفة بیروت

حدیث نمبر 3 ﴿ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔[۵]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روزہ کھول لیتے تو یہ دعا پڑھتے پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ثواب قائم ہوا، اگر اللہ چاہے گا۔

ان دعاؤں کے معنی پر غور کریں آپ پر صاف واضح ہوگا کہ واقعی اشیائے افطار ی کھالینے اور شربت، چائے، پانی وغیرہ پی لینے کے بعد دعا کرنی چاہیے کیونکہ آپ نے ابھی نہ کچھ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے۔ کھانے سے پہلے ہی اگر یہ دعا پڑھ لیں تو قطعی بیکار بلکہ اپنے اللہ سے بالکل جھوٹ اور غلط بیانی کی۔ اس لئے کہ کھانے پینے کے بعد ہی بھوک پیاس بجھے گی اور آپ غضب یہ ڈھا رہے ہیں کہ کھانے پینے سے پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ بھوک پیاس بجھ گئی، سنئے جو عمل وقول منشاءِ احادیث وفقہ کے خلاف ہو چھوڑ دینا چاہیے۔

دوسری دلیل ﴿ ان دعاؤں میں ''اَفْطَرْتُ'' میں نے روزہ کھولا اور ''اَفْطَرْنَا'' ہم نے روزہ کھولا اور ''ذَھَبَ الظَّمَاءُ'' پیاس بجھ گئی ''وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْق'' ہماری رگیں، جسم کی رگ رگ تر ہوگئیں، اور ظاہر ہے بغیر کھائے پئے اگر یہ دعا پڑھیں گے تو صرف لفظی وزبانی جمع خرچ ہوگا جس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور یہاں تو حقیقی معنی مراد ہیں اور یہیں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ کا ترجمہ درست ہے۔ کچھ لوگوں نے ''اَفْطَرْتُ'' کا ترجمہ ''افطار کرتا ہوں یا کرنا چاہتا ہوں'' کر دیا ہے بلاوجہ تکلّفات[۶] میں پڑ کر حقیقت سے دور کر دیا ہے۔

دلیل نمبر 3 ﴿ مرسل ابن السنی وبیہقی شریف میں ''اَلْحَمْد'' کا حکم بھی آیا ہے جو بعد میں دعا

---

[۵] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء الثانی، الصفحۃ ۳۰۶، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

[۶] رسوم

کرنے کی تائید کررہا ہے کیونکہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد ہی دعائے طعام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۷

پڑھنے کا حکم ہے، ذرا سوچئے اگر کوئی کھانا کھانے سے پہلے ہی پڑھے گا تو اس سے بڑا احمق اور کون ہوگا۔

دلیل نمبر 4 عمرو غروبِ آفتاب کے بعد پہلے یہ دعا پڑھے پھر افطار کرے اور زید غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر افطار کرے اور افطاری کھا پی کر دعا پڑھے تو غور کرنا چاہیے کہ ازروئے حدیث مبارکہ وفقہ ان دونوں میں سے کس کا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ زید کا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ و محبوب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا ۔۸

مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو اُن میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ تعالیٰ وتقدس

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ذکر کیا۔

اب صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ دعائیں دن میں پڑھنے کی نہیں، اسی لئے کہ جب تک دن ہے وقتِ افطار نہیں اور افطار کا وقت ہو جائے یعنی آفتاب غروب ہوتے ہی کھانا پینا ہے نہ کہ دعا اور جب کھالیا جائے تو اب دعا بالکل مطابق ہوگئی اور منشائے احادیث وفقہ کے موافق بھی ہوگئی۔

جیسے کھانا کھالینے کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے کھانے سے پہلے نہیں، دعا وقتِ افطار اور بعد

---

۷ کنز العمال، الجزء السابع، حرف الشین، کتاب الشمائل من قسم الاقوال، الباب الثالث فی شمائل تتعلق بالعادات والمعیشة، رقم الحدیث ۱۸۱۷۹، الجزء السابع، الصفحة ۱۰۳، مؤسسة الرسالة بیروت

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۸ سنن الترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب ماجاء فی تعجیل الافطار، رقم الحدیث ۷۰۰، الصفحة ۱۷۵، مکتبة المعارف الریاض

افطار کا مفہوم یہی ایک مفہوم بنتا ہے کیونکہ غروبِ آفتاب ہوتے ہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک افطار زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے اور جب کھانا پینا شروع کردیا جائے تو درمیان میں نہ دعا کرنے میں کوئی آسانی ہوگی نہ سہولت اور غروب سے پہلے افطار کرنے کرانے کا تصور بھی معدوم یعنی سوچا بھی نہیں جاسکتا تو یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے وہ ہے افطار کے بعد کی دعا کیونکہ افطار سے پہلے دعا کا مفہوم بنتا ہی نہیں۔

دلیل نمبر 5 سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ غروبِ آفتاب کے قریب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر جاکر آفتاب کو دیکھتا رہے تو وہ بلندی پر جاکر آفتاب دیکھتا رہتا ادھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی خبر کے منتظر ہوتے جیسے ہی وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوبا اِدھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھجور وغیرہ تناول فرمانے لگتے یعنی خبر اور افطار کے درمیان کسی دعا وغیرہ یا کسی قسم کا فاصلہ نہ ہونے دیتے۔

کشف الغمہ میں تو حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہے اس سے ذرا برابر بھی کوئی اِشتِباہ[9] باقی نہیں رہتا دیکھئے الفاظ یہ ہیں

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَھُوَ صَائِمٌ یَتَرَصَّدُ غُرُوْبَ الشَّمْسِ بِتَمْرَۃٍ فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلْقَاھَا فِیْ فِیْہِ [1]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور لئے غروبِ آفتاب کا انتظار فرماتے جیسے ہی غروب ہوتا تو آپ اپنے دہن مبارک میں کھجور ڈال لیتے۔

یہ تینوں حدیثیں بھی یہی بتارہی ہیں کہ غروبِ آفتاب کی خبر اور افطار میں نہ کوئی فاصلہ ہوتا ہے اور نہ

---

[9] شک

[1] کشف الغمۃ عن جمیع الأمۃ، کتاب الصیام، فصل فی وقت الافطار والسحور والترغیب فی تفطیر الصائمین، الجزء الاول، الصفحۃ ۲۹۰، مطبع مصر

ہی کسی دوسرے عمل کا کوئی دخل یعنی دعاوغیرہ کا وقفہ نہ ہوتا تھا تو یقینی طور پر یہی تصریح سامنے آئی کہ دعائے افطار بعداز افطار سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی لہٰذا افطار کے بعد دعا کرنا سنت ہوئی نہ کہ افطار سے پہلے، جیسا کہ کھانا کھانے کے بعد اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں زیر حدیث مذکور ابی داؤد میں فرمایا ہے

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ أَيْ دَعَا، وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ أَيْ قَرَأَ بَعْدَ الْإِفْطَارِ[1]

بیشک نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے یعنی دعا فرماتے، ابن ملک نے کہا ہے کہ افطار کے بعد دعا پڑھتے۔

اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ "اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ" دعا ہے اور دعا افطار کر لینے کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔

آخری گزارش

فقیر نے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ کی تلخیص سمیت مسئلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ آگے اختیار بدست مختار

وماعلینا الاالبلاغ

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

بہاولپور (پنجاب) پاکستان

---

[1] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصوم، باب في مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الفصل الثاني، رقم الحديث ۱۹۹۴، الجزء الرابع، الصفحة ۴۲۶، دار الكتب العلمية بيروت

مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد دہم، کتاب الصوم کا مطالعہ کریں۔